ضلعی کل جماعتی مشاورتی اجلاس- ٹھٹھہ

ٹھٹھہ: بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کا کردار

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

الف اعلان Alif Ailaan

کُل جماعتی مشاورتی اجلاس

ٹھٹھہ: بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کا کردار

پسِ منظر:

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہء تعلیم میں وہ نتائج حاصل نہیں ہو پا رہے جو دور حاضر میں پائیدار ترقی کی منزل کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ گرچہ اس مسئلہ کی گوناگوں وجوہات ہیں، مگر ایک بنیادی وجہ علمی اور تحقیقی اداروں کا ریاستی اداروں، سیاسی جماعتوں اور رہنماوں سے گہرا ربط نہ ہونا ہے۔ شعبہء تعلیم اس کو درپیش مسائل اور سیاسی عمل میں آج تک ایک موئثر تعلق قائم نہیں ہو سکا۔ اس خلیج کے باعث پالیسی ساز عموماً ایسے فیصلے کرتے ہیں جو تکنیکی مسائل سے کماحقہء آگہی نہ ہونے کے باعث شعبہء تعلیم کے مسائل حل نہیں کر پاتے۔

پاکستان میں تعلیم کی فراہمی ہمیشہ سے ایک بڑا چیلنج رہی ہے۔ اگرچہ ماضی میں شعبہء تعلیم میں متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئیں لیکن خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ ان اصلاحات کے نتیجہ میں شعبہء تعلیم سے متعلق متعدد تکنیکی معاملات میں بہتری آئی لیکن معیاری تعلیم کی فراہمی کی منزل ابھی دور ہے۔ پاکستان میں سرکاری شعبہء تعلیم کے لئے مجموعی قومی پیداوار کا محض 1.8 فیصد سے 2.7 فیصد مختص کیا جا رہا ہے۔ پچھلے چند سالوں میں مختص کردہ رقوم برائے تعلیم میں کمی کا رجحان دیکھا گیا۔ ان تلخ حقائق سے زیادہ قابل فکر یہ ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے مختص کردہ وسائل کی تقسیم اور موئثر خرچ کرنے کا نظام نہایت کمزور ہے جس کے باعث سرکاری شعبہ میں تعلیم کے حوالے سے مسائل میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

اٹھارویں آئینی ترمیم (آرٹیکل 25-A) کی رو سے 16-5 سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم تک مفت اور لازمی رسائی بہم پہنچانا ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کی مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اگر شرح ترقی کی موجودہ رفتار کو دیکھا جائے تو اندازہ ہے کہ ملک میں تمام بچوں کو تعلیم کا حق بہم پہنچانے کے لئے نصف صدی درکار ہو گی۔ آپ باخوبی آگاہ ہیں کہ علمی اور تحقیقی اداروں کا سیاسی اور ریاستی اداروں سے تعلق ایک موئثر جمہوری عمل کا بنیادی جزو ہے۔ محققین اپنی تحقیق اور اخذ کردہ نتائج سے ان کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ فیصلہ سازی کے عمل میں ان تکنیکی نکات اور سفارشات کو مد نظر رکھا جائے۔ پاکستان میں تحقیق اور سیاست میں ایسا ربط موجود نہیں اور اس کے نتائج ایسے فیصلوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں جو مسائل کا حل کرنے کی بجائے انکو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔

انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی تحقیقی ادارہ ہے جو مختلف سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے خرچ کی جانے والی رقوم، بجٹ سازی میں تعلیم سے متعلق ترجیحات، وسائل کے استعمال کی شرح، فیصلہ سازی کے عمل میں پائی جانے والی

خامیوں اور ان امور سے جُڑے دیگر معاملات پر تحقیق و تجزیہ میں مصروف ہے۔ I-SAPS تعلیمی مسائل پر سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر صرف تکنیکی بنیادوں پر علمی تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے، تاکہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ان مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔

تحقیق سے سامنے آنے والے شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سندھ میں گزشتہ چند سالوں میں تعلیم کے میدان میں جہاں بہت سے کامیاب منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے وہاں کچھ اصلاحات کے بارے میں سوالات بھی اُٹھائے گئے۔ سندھ میں سکولوں کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ اور اس کے موئثر استعمال میں بہتری کا رجحان قابل تعریف ہے، مگر کیا وسائل میں اضافہ اور انکے بہتر استعمال سے بچوں کے سیکھنے کے عمل اور معیارِ تعلیم میں بھی بہتری آئی ہے یا نہیں ایک قابلِ غور پہلو ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم ٹھٹہ کی تعلیمی صورتحال کا تجزیہ کریں تو کچھ حوصلہ افزا صورتحال سامنے نہیں آتی۔ 5-16 سال کی عمر کے 319,545 بچے ابھی تک سکول سے باہر ہیں جو مختلف وجوہات کی بنا پر سکول نہیں جا رہے ہیں۔ سکولوں کا آبادی سے دور ہونا، سکول میں سہولیات کے فقدان اور والدین و معاشرے کا تعلیم کے بارے میں سنجیدہ نہ ہونا بھی بچوں کے کم داخلہ شرح کی وجوہات ہیں۔ ٹھٹہ کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار کے اشارے انتہائی نیچے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کے تیسری سے چھٹی کلاس کے بچوں کو جو نصاب کے مطابق پڑھایا جا رہا ہے وہ چھٹی کلاس پاس کرنے کے بعد بھی تعلیمی معیار کے اشاروں پر پورا نہیں اترتے۔ ٹھٹہ میں سرکاری سکولوں میں یا تو بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور جن سکولوں میں سہولتیں موجود ہیں انکی حالت بھی ناگفتہ بہہ ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر ہے۔ اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھتے تو یہ صورتحال یقیناً مختلف ہوتی۔ اسی تناظر میں 18ویں آئینی ترمیم اور خصوصاً آرٹیکل 25-A کی صورت میں سندھ کے لئے جہاں نہ صرف نئے مواقع سامنے آئے ہیں وہاں شعبہ تعلیم کو اب نئے چیلنجوں کا بھی سامنا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر اہم ہے کہ ان امور کے لئے درکار قانونی، معاشی اور انتظامی ضروریات پر سیر حاصل مکالمہ کیا جائے۔ تعلیمی شعبہ میں متعارف کروائی گئی اصلاحات کا تسلسل، سندھ میں تعلیمی شعبہء کو درپیش چیلنج اور اُن کے حل کے لئے مستقبل کا لائحہ عمل بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

I-SAPS کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ تعلیم سے متعلق تحقیق و تجزیہ اسی صورت میں کارآمد ہو سکتی ہیں جب اس کے نتائج کا سیاسی عمل کے ساتھ واضح تال میل ہو۔ اس ضمن میں عوامی نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے، تاکہ وہ تحقیقی اداروں کے کام سے اخذ ہونے والے نتائج کو نظام کی بہتری کے لئے بروئے کار لا سکیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی شعبہ میں موئثر اصلاحات اسی صورت میں ممکن ہیں جب سیاسی قیادت جو تعلیمی مسائل کی ہیت اور اہمیت سے آگاہ ہے اس ضمن میں مصمم ارادہ کی حامل ہو۔ اس لئے ان مسائل کو تجربہ کار اور معاملہ فہم سیاسی قیادت کے سامنے رکھنا لازم ہے تاکہ تعلیم نہ صرف ایک اہم انتخابی منشور کے طور پر سامنے آسکے بلکہ انتخابات کے بعد کا موئثر لائحہ عمل بھی وضع کیا جاسکے۔ اس ضمن میں I-SAPS اور الف-اعلان کے زیرِ اہتمام اس فورم کا اہتمام کیا گیا ہے جہاں سندھ میں تعلیمی چیلنج اور اصلاحات کے بارے میں تمام سیاسی جماعتوں کا موقف رکھا جاسکے۔

شرکاء:

اس مشاورت کے شرکاء میں سیاسی جماعتوں کے اہم راہنماوں کے ساتھ ساتھ، عالمی اور قومی میڈیا کے نمائندے، معروف تجزیہ نگار و کالم نویس، ماہرینِ تعلیم اور سول سوسائٹی کے چیدہ چیدہ نمائندے شرکت کریں گے۔